## سوال

(383) مجبوری کی وجہ سے مانع حمل ادویات استعمال کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علی پور سے فرزانہ پوچھتی ہیں۔ کہ کسی مجبوری کی وجہ سے مانع حمل ادویات استعمال کرنا کیا حیثیت رکھتا ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مانع حمل ادویات استعمال کرنے کی دو اقسام ہیں:

(الف) ہمیشہ کے لئے مکمل طور پر رحم کو حمل کے قابل نہ رہنے دینا ایسا کرنا کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصود کے خلاف حرکت کرنا ہے۔ کیونکہ آپ کا مقصود ہے کہ امت اسلامیہ کثرت سے ہوتاکہ قیامت کے دن امت کی کثرت آپ کے لئے سرفرازی اور فخر کا باعث ہو۔ مستقل طور پر رحم کو ادویات سے ناکارہ کردینا پیغمبرانہ مشن کے خلاف ہے۔ لہذا ایسا کرنا جائز نہیں۔

ممکن ہے کہ کسی ناگہانی بیماری سے پہلی اولاد فوت ہوجائے اگر آئندہ اولاد نہ ہونے کا بندوبست کرلیا ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب وہ ہمیشہ کے لئے بے اولاد رہے گی۔ اس سے بڑھ کر شومئ قسمت کیا ہوسکتی ہے؟

(ب) عارضی طور پر کسی بیماری کی وجہ سے رحم میں بندش کردینا اس کے لئے تین شرائط ہیں۔:

1۔ دیانت دار تجربہ کار ڈاکٹر کی ہدایت ہو کہ آئندہ حمل عورت کے لئے جان لیوا ہوسکتا ہے۔ یا اس کا حمل کسی مہلک بیماری کا باعث بن سکتا ہے۔

2۔ خاوند سے اجازت لی جائے کیوں کہ حصول اولاد خاوند کا حق ہے۔ اس لئے اس سے اجازت لینا بھی ضروری ہے۔

3۔ ادویات کے استعمال سے اسے کسی قسم کے نقصان یا ضرر کا اندیشہ ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''خود بخود تم اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت پڑو۔''(2البقرہ:195)

اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اپنے مخصوص حالات کے پیش نظر عورتوں سے عزل کرلیتے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں منع فرماتے تھے۔ لیکن آدمی کے ایک پرائیویٹ معاملے کو بنیاد بنا کر قطع نسل کی قومی سطح پر تحریک چلانا کس طرح بھی جائز نہیں ہے۔ لہذا کی کسی

تجربہ کار دیانت دار ڈاکٹر کی رپورٹ کے مطابق اپنے مخصوص حالات کے پیش نظر وقتی طور پر مانع حمل ادویات استعمال کی جا سکتی ہیں۔ لیکن ایسی ادویات جن کے استعمال سے رحم ہمیشہ کےلئے اولاد کے قابل نہ رہے کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاوی اصحاب الحدیث

**جلد:1 صفحہ:394**